رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہندوستان — قیمت ششماہی بیرون ہند للعہ

جلد ۲۲	مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ	یوم دوشنبہ	مطابق ۱۷ جون ۱۹۳۵ء	نمبر ۱۹۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ جون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے۔

نظامت تعلیم و تربیت نے مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کا جو سالانہ امتحان لیا تھا۔ اس کا نتیجہ نکل آیا ہے۔ ۱۲ طلبا ان میں سے پاس ہوئے ہیں۔ جن کے نام معہ حاصل کردہ نمبر درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

نام	نمبر	ڈویژن
شوکت حسین	۵۸۴	فرسٹ ڈویژن
محمد احمد	۵۵۳	”
بشیر احمد	۵۶۶	”
عطاء اللہ	۴۶۷	سیکنڈ ڈویژن
محمد ابراہیم	۴۷۰	”
عبدالعزیز	۳۷۳	تھرڈ ڈویژن
کلیم اللہ	۴۴۴	سیکنڈ ”
عبدالجبار	۳۴۶	تھرڈ ”
کرم الٰہی	۳۶۳	” ”
عبدالغفار ڈار	۳۶۱	” ”

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لذتِ نفس اور لذتِ رُوح میں فرق

”فرمایا۔ پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اعمال خیر کی راہ چھوڑ کر اپنے طریقے ایجاد کرنا۔ اور قرآن شریف کی بجائے اور وظائف اور کافیاں پڑھنا یا اعمال صالحہ کی بجائے قسم قسم کے ذکر اذکار نکال لینا یہ لذت رُوح کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ یہ لذت نفس کی خاطر ہے۔ لوگوں نے لذتِ نفس اور لذتِ رُوح میں فرق نہیں کیا۔ اور دونوں کو ایک ہی چیز قرار دیا ہے۔ حالانکہ وُہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ اگر لذت نفس اور لذت روح ایک ہی چیز ہے۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ کہ ایک بدکار عورت کے گانے سے بدمعاشوں کو زیادہ لذت آتی ہے کیا وہ اس لذتِ نفس کی وجہ سے عارف باللہ اور کامل انسان مانے جائیں گے۔ ہرگز نہیں۔ جن لوگوں نے خلاف شرع۔ اور خلاف پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم راہیں نکالی ہیں۔ ان کو یہی دھوکا لگا ہے کہ وُہ نفس اور رُوح کی لذت میں کوئی فرق نہیں کر سکے۔ ورنہ وُہ ان بیہودگیوں میں رُوح کی لذت اور اطمینان نہ پاتے ان میں نفس مطمئنہ نہیں ہے۔ جو بلھے شاہ کی کافیوں میں لذت کے جویاں ہیں روح کی لذت قرآن شریف سے آتی ہے۔ اپنی شامتِ اعمال کو نہیں سوچا۔ ان اعمالِ خیر کو جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے ترک کر دیا۔ اور انکی بجائے خود تراشیدہ ورد و وظائف داخل کر لئے اور چند کافیوں کا حفظ کر لینا کافی سمجھا گیا۔ بلھے شاہ کی کافیوں پر وجد میں آجاتے ہیں اور یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن شریف کا جہاں وعظ ہو رہا ہو۔ وہاں بہت ہی کم لوگ جمع ہوتے ہیں لیکن جہاں اس قسم کے مجمع ہوں۔ وہاں ایک گروہ کثیر جمع ہو جاتا ہے نیکیوں کی طرف سے یہ کم رغبتی اور نفسانی اور شہوانی امور کی طرف توجہ صاف ظاہر کرتی ہے۔ کہ لذت روح اور لذت نفس میں ان لوگوں نے کوئی فرق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

سشن جج گورداسپور کا فیصلہ اور جماعت احمدیہ

کامیابی کے چار گُر

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۴ جون ۱۹۳۵ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ کا فیصلہ سشن جج گورداسپور نے کر دیا ہے۔ اور بعض اخبارات میں شائع ہو چکا ہے احمدیوں میں سے بھی بہت سے احباب نے اسے پڑھا ہوگا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ جس احمدی نے بھی اسے پڑھا ہوگا۔ اس کا

دل کباب ہوگیا

ہوگا۔ اور جس کے دل میں ذرہ بھی ایمان ہو۔ اس کو وہ فیصلہ پڑھ کر سخت تکلیف ہونا لازمی امر ہے۔ کیونکہ اس میں بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

سخت توہین

کی گئی ہے۔ اور آپ کا ذکر عیاش۔ متکبر متمرد وغیرہ الفاظ میں کیا گیا ہے۔ پیشتر اس کے کہ کوئی مخلص اپنے اخلاص اور جوش کی وجہ سے قدم اٹھائے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس پوزیشن کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دی ہے۔ اور اس حکومت کی وجہ سے جو آپ لوگوں نے میری بیعت کر کے اپنے اوپر قبول کی ہے۔ اس معاملہ میں جماعت کی رہنمائی کروں:۔

میرے نزدیک ہمیں پہلے یہ دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ حکومت اس فیصلہ کے بارہ میں کیا قدم اٹھاتی ہے۔ کیونکہ اگر حکومت چاہے تو وہ دو ماہ کے عرصہ کے اندر اندر اس فیصلہ کے خلاف

ہائیکورٹ میں اپیل

کر سکتی ہے۔ اس عرصہ میں جماعت کے لوگ خاموش رہیں۔ اگر حکومت ہمارے احساسات کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس کا ازالہ کر دے۔ تو پھر سمجھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک ایسا ذریعہ نکال دیا ہے۔ جس سے ہم بغیر ذاتی قربانی کے اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر حکومت اپنے رویہ سے یہ ثابت کرے۔ کہ وہ خوش ہے۔ تو پھر قانونی اور علمی رستے بھی ہمارے لئے کھلے ہیں۔ قانون ہمیں بھی اجازت دیتا ہے کہ جا کر اپیل کریں۔ اور ثابت کریں۔ کہ ہمارے متعلق جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں وہ غلط ہیں۔ اور علمی طور پر بھی ہمارے پاس ایسا مصالحہ موجود ہے۔ کہ جواب دے سکیں باقی رہا وہ جواب جو احراری دیتے ہیں۔ کہ جس نے گالی دی۔ اسے مار دیا۔ اس کے ہم قائل نہیں۔ اور اسے سراسر ناجائز سمجھتے ہیں۔ بلکہ ہماری جماعت میں سے اگر کوئی ایسا فعل کرے۔ تو ہم اُسے

قابل نفرت

سمجھتے ہیں۔ ہاں جائز رستے ہمارے لئے کھلے ہیں۔ اور ان پر ہم آج بھی چل سکتے ہیں اور دو ماہ بعد بھی۔ ہائی کورٹ کا دروازہ جس طرح ہمارے لئے آج کھلا ہے۔ دو ماہ بعد بھی کھلا رہے گا۔ اور علمی طور پر جواب جیسا آج دیا جا سکتا ہے۔ دو ماہ چھوڑ دو سال بعد بھی دیا جا سکتا ہے۔ ایک اور تیسرا راستہ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ اس کے لئے کسی انتظار کی ضرورت نہیں۔ یہ ہم آج سے ہی شروع کر سکتے ہیں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہر سچے احمدی کے دل سے جوں جوں وہ یہ فیصلہ پڑھتا ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ بددعا نکلتی چلی گئی ہوگی۔ اس کے لئے کسی خطبہ کی ضرورت نہیں۔ اس فیصلہ کو پڑھتے ہوئے اس کے پہلے فقرہ سے ہی

ایک احمدی کے دل سے آہ

نکلی ہوگی۔ ایسی آہ جو خدا کے عرش کو ہلا دیتی ہے پس یہ تین رستے ہیں۔ ان میں سے ایک بے شک ابھی سے استعمال ہو رہا ہوگا۔ باقی جو دو ہیں۔ ان کے لئے کچھ دن ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ حکومت کیا طریق اختیار کرتی ہے۔ حکومت کو اپنی صفائی کا موقعہ دینا چاہیئے بے شک حکومت سے ہمارے اختلافات ہوئے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم سمجھیں۔ وہ اپنے فرائض سے غافل ہے بالکل ممکن ہے۔ غلطیاں نادانی سے ہوئی ہوں۔ جس طرح یہ ممکن ہے۔ کہ دیدہ دانستہ سب کچھ کیا گیا ہو۔ اسی طرح یہ بھی تو ممکن ہے۔ کہ

نادانی سے غلطیاں

ہوئی ہوں۔ اس لئے حکومت کو ثابت کرنیکا موقعہ دینا چاہیئے۔ کہ اب تک جو غلطیاں ہوئی ہیں۔ وہ نادانی سے ہوئیں۔ اور اب وہ ایسا طریق اختیار کرنے پر آمادہ نہیں ہمیں چاہیئے کہ صبر کر کے حکومت کو اپنی بریت کا موقعہ دیں۔ اور اگر یہ معلوم ہو۔ کہ وہ کچھ نہیں کرنا چاہتی۔ تو پھر ہم کوئی اور ذریعہ اختیار کریں گے۔ پس یہ دن ہمارے

امتحان اور صبر کی آزمائش کے دن

ہیں۔ دوسروں کی گالیوں سے جوش میں نہیں آنا چاہیئے۔ یہی گالیاں ہمیں پچاس سال سے مل رہی ہیں۔ یہ کوئی نئی نہیں ہیں یہی گالیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ملی تھیں۔ جنہیں صحابہ سنتے اور برداشت کرتے تھے۔ اور جائز ذرائع سے جواب دیتے تھے پس ہمارا فرض ہے۔ کہ تکالیف اٹھائیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں۔ ہاں جائز ذرائع سے ازالہ کی کوشش بھی ہونی چاہیئے۔ یاد رکھو کہ جلد بازی انسان کو کبھی معزز نہیں بنا سکتی۔ جو شخص جلدی کرتا ہے۔ وہ گویا ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے نفس سے آپ ڈرتا ہے۔ جو شخص جلدی کرنا چاہتا ہے۔ وہ گویا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ دو ماہ کے بعد اس کے ایمان کی یہ حالت نہیں رہے گی۔ اور ظاہر ہے کہ ایسے شخص کے دل میں آج بھی کوئی ایمان نہیں ہے۔ وہ صرف اپنے نفس کو دھوکہ دے رہا ہے۔ ورنہ دو ماہ تو کیا وہ سال دو سال بیس سال بلکہ سو سال کی پرواہ نہ کرتا۔ اور سو سال کے بعد بھی اس کے دل کی کیفیت ویسی ہی ہوتی۔ جیسی اب ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

شرک کی تردید

جس زور کے ساتھ پہلے دن کی۔ کیا وفات کے وقت اس میں کوئی کمی آ گئی تھی۔ نہیں بلکہ ہر روز جوش بڑھتا گیا۔ جس جوش و خروش سے آپ نے پہلے دن شرک کی تردید کی تھی۔ وفات کے قریب بھی اسی شدت سے کر رہے تھے۔ بلکہ بہت زیادہ جوش کیساتھ اور یہی فرق سچے اور جھوٹے میں ہوتا ہے۔ جھوٹے اٹھتے ہیں طوفان کی طرح۔ مگر بیٹھ جاتے ہیں جھاگ کی طرح۔ اور سچے اٹھتے ہیں ایسے طوفان کی طرح جو آخر میں جا کر اور بھی شدت اختیار کر لیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دعوےٰ کیا۔ تو فرمایا کہ شرک چھوڑ دو۔ اور وفات کے وقت شرک کی مذمت آپ اس سے بہت زیادہ جوش سے کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ وفات کے قریب آپ سخت کرب میں تھے۔ اور کرب کی وجہ سے ادھر ادھر کروٹیں بدل رہے تھے۔ اور اس وقت آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر کہ انہوں نے

اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنا لیا

اس کا مطلب یہی تھا۔ کہ اے مسلمانو اگر تم ایسا کرو گے تو تم پر بھی لعنت ہوگی۔ گویا وفات کے وقت جب انسان کو سب کچھ بھول جاتا ہے۔ اس وقت بھی آپ یہی تعلیم دے رہے تھے۔ پس

مومن کے لئے بہترین چیز

یہی ہے۔ کہ جوشوں کو دبائے۔ اور سنجیدگی و تقوےٰ کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ تم اگر دنیا میں کامیابی چاہتے ہو۔ تو یاد رکھو اس کے لئے چار گر ہیں جنکو مضبوطی سے پکڑ لو۔ جو قوم ان گروں پر کاربند ہو جائے۔ وہ خواہ تعداد کے لحاظ سے کتنی قلیل کیوں نہ ہو۔ اُسے کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی شکست نہیں دے سکتی۔ ایک دنیا دار کی نگاہ میں میری باتیں مضحکہ خیز ہونگی۔ اور وہ غالباً انہیں بیہودہ سمجھیگا۔ لیکن مجھے اس سے کوئی غرض نہیں میں جانتا ہوں۔ کہ روحانی دنیا میں ان کے بغیر کامیابی نہیں ہو سکتی۔

پہلی بات

یہ ہے۔ کہ تقوےٰ پیدا کرو۔ جب تک تقوےٰ نہ ہو۔ خدا تعالےٰ کی نصرت حاصل نہیں ہو سکتی محض منہ کی لفاظی کبھی کام نہیں دے سکتی دنیا داروں کو تو یہ باتیں سچ جاتی ہیں۔ لیکن

دینداروں کو نہیں

میں نے پہلے بھی کئی بار ذکر کیا ہے۔ کہ سر سکندر حیات خان صاحب کے مکان پر اس غرض سے ایک میٹنگ ہوئی۔ کہ تحریک کشمیر میں احرار اور کشمیر کمیٹی والے مل کر کام کر سکتے ہیں۔ یا نہیں اس موقعہ پر چودھری افضل حق صاحب نے کہا کہ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ احمدیت کو کچل دیں گے۔ مٹا دیں گے۔ موقعہ کے لحاظ سے اور دُنیوی لحاظ سے اگر کوئی شخص جواب دیتا تو وہ دو طرح جواب دے سکتا تھا۔ یا تو کہہ دیتا کہ تمہاری ایسی تیسی ایسا کر کے تو دیکھو۔ یا پھر یہ کہتا۔ کہ ہم احرار کو مٹا دیں گے۔ مگر جب میں نے اس فقرہ کا جواب سوچا۔ تو ان میں سے کوئی فقرہ میرے ذہن میں نہ آیا۔ میں نے سوچا کہ اگر کہوں۔

ایسا کر کے تو دیکھو

تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں تم سے کمزور نہیں ہوں۔ حالانکہ میرے نفس میں کوئی طاقت نہیں۔ دوسرا جواب یہ تھا۔ کہ ہم تم کو مٹا دیں گے۔ اس کے متعلق میں نے سوچا۔ کہ میں یہ کہنے والا کون ہوں۔ کیا پتہ ہے کہ ہم کسی کو مٹا سکیں گے یا نہیں۔ پس میں نے اس وقت وُہی جواب دیا۔ جو اس کا

سچا جواب

ہے۔ کہ مٹانا یا قائم رکھنا خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ اگر وہ ہمیں مٹانا چاہے۔ تو آپ لوگوں کو کسی کوشش کی ضرورت ہی نہیں لیکن اگر وہ ہمیں قائم رکھنا چاہے۔ تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اور تقوےٰ ہی ہے۔ جو انسان کو ایسے دعووں سے بچاتا ہے۔ کہ میں یہ کر دونگا وہ کر دونگا۔ ایسے دعووں کا کیا فائدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ قادیان میں یا شاید کسی اور جگہ سخت ہیضہ پھوٹا۔ ایک جنازہ کے موقعہ پر ایک شخص کہنے لگا۔ یہ لوگ تو خود مرتے ہیں۔ ہیضہ پھیلا ہوا ہے۔ مگر لوگ کھانے پینے سے باز نہیں آتے خوب پیٹ بھر کر کھا لیتے ہیں۔ یہ خیال بھی نہیں کرتے۔ کہ ہیضہ کے دن ہیں۔ دیکھو ہم تو صرف ایک پھلکا کھاتے ہیں۔ مگر یہ کمبخت ٹھونسے جاتے ہیں دوسرے روز ایک اور جنازہ آیا کسی نے پوچھا کس کا ہے۔ تو ایک شخص کہنے لگا۔

ایک پھلکا کھانے والے کا

پس اس قسم کے دعووں کا کیا فائدہ کہ ہم یُوں کر دیں گے۔ ووں کر دیں گے۔ ہاں اللہ تعالےٰ جو کہتا ہے وہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یوں ہو جائے گا۔

انکسار کے یہ معنے نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جو کہتا ہے۔ اسے بھی چھپائیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ ہم نے فرض کر لیا ہے۔ کہ ہم اور ہمارے رسول غالب ہوں گے اب اگر کوئی یہ کہے۔ کہ ہم تمہیں پیس دینگے تو میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر تو

میری طاقت کا سوال

ہے۔ تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اگر یہ الفاظ احمدیت کے متعلق کہے گئے ہیں۔ تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

احمدیت ضرور غالب ہو کر رہے گی

خواہ میرے ہاتھوں سے۔ یا کسی اور کے ہاتھوں سے۔ خدا تعالےٰ کے وعدوں پر ہمیں اتنا یقین ہے۔ کہ جتنا اپنی جان پر بھی نہیں۔ جو بات ہم اپنی طرف منسوب کریں۔ اس میں انکسار۔ اور عاجزی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہم کیا چیز ہیں۔ نہ ہمارے پاس دولت ہے۔ نہ مال ہے۔ نہ جائدادیں ہیں۔ نہ علم ہے۔ نہ جتھے ہیں۔ نہ فوج ہے نہ ہمارے پاس فوج ہے نہ ہمارے پاس حکومت ہے۔ نہ ترقی کے دُنیوی سامان ہیں۔ اس لیئے ہم کیا کر سکتے ہیں۔ لیکن احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق چونکہ اللہ تعالےٰ کے وعدے ہیں۔ ان کو ہم برابر دوہرائے جائیں گے۔ بلکہ اگر ان کے اعلان میں ہماری طرف سے کمی آئے۔ تو یہ

بے ایمانی کی علامت

ہوگی ؛

پس اپنے اندر نیکی اور تقوےٰ پیدا کرو۔ صداقت اور راستی پیدا کرو۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ کسی سے لڑائی ہوئی۔ تو جس طرح دریا میں پڑا ہوا پتھر پانی سے گھس گھس کر کچھ اور شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اس طرح اصل واقعہ اور بیان کی شکل و صورت ہی بدل دی جائے۔ اول تو غلطی نہ کرو۔ اور ہر قدم پر احتیاط کرو۔ لیکن اگر غلطی کر بیٹھتے ہو۔ تو اس کی سزا بھگتنے کے لئے تیار رہو۔ کہ وہ تمہارے

ایمان کی مضبوطی

کا باعث ہوگی۔ وہ تمہاری ترقی کا موجب ہوگی۔ کیونکہ تم آئندہ محتاط رہو گے۔ لیکن اگر کوئی جھوٹ بول کر بچ جائے تو اس کا ایمان ضائع ہو جائے گا۔ اور آئندہ جُرم کی جُرأت اُسے ہوگی۔ کیونکہ وہ یہی سمجھے گا۔ کہ میں جھوٹ بول کر بچ سکتا ہوں ؛

پس اگر اللہ تعالےٰ کا فضل چاہتے ہو تو تقوےٰ اور خصوصاً

صداقت اور راستی

پیدا کرو۔ تمہاری زبان اتنی سچی ہونی چاہیئے۔ کہ دُشمن بھی تمہاری بات سننے کے بعد یہ کہے۔ کہ اب اس کے متعلق مزید تحقیقات کی ضرورت نہیں۔ جماعت کے امراء۔ سکرٹری اور محلوں کے عہدے دار ہمیشہ سچ بول کر دکھائیں اور دُوسروں سے امید رکھیں۔ کہ سچ بولیں

نمازوں کی پابندی

کے متعلق میں نے نصیحت کی تھی۔ اس وجہ سے پچھلے دنوں مساجد میں حاضری بہت ہو جایا کرتی تھی۔ مگر اب پھر کم ہو رہی ہے۔ میں نے بتایا تھا۔ کہ محلوں کے پریزیڈنٹ اور سیکرٹریوں کا فرض ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً حاضری لیا کریں۔ اور مجھے بھی ان لوگوں کے متعلق اطلاع دیا کریں۔ جو نمازوں میں نہ آتے ہوں مگر افسوس کہ

عہدہ اور خطاب

لینے کے لئے تو ہر شخص تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن کام کرنے والے کم ہوتے ہیں۔ اگر میں مجلس میں ان سے سوال کروں۔ کہ کس کس نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ تو شاید ہی کوئی ہو۔ جو گردن اونچی کر سکے۔ ورنہ سب کی گردنیں نیچی ہو جائیں۔ اس بات کا ثبوت کہ ان کے ذمہ جو فرض لگایا گیا تھا۔ اسے انہوں نے ادا نہیں کیا۔ یہ ہے۔ کہ میں نے کہا تھا۔ کہ ہر شخص اپنے محلہ کی مسجد میں نماز ادا کرے۔ اور اگر دوسری میں پڑھنا چاہتا ہو۔ تو اسی حلقہ میں نام بھی لکھوائے۔ اگر اس کے بغیر دوسری مسجد میں جا کر نماز پڑھتا ہے۔ تو وہ قانون کو توڑتا ہے۔ مگر ایسی تبدیلیوں کی مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی ؛

کہتے ہیں۔ ع

چو کفر از کعبہ برخیزد کُجا ماند مسلمانی

اگر قادیان کے محلوں کے بعض

صدر اور سکرٹری

بھی صرف چودھری بننے کے شائق ہوں۔ تو باہر کی جماعتوں کے عہدیداروں سے کیا امید کی جا سکتی ہے۔ یہ بات پیش کرنا کہ ہماری مساجد بھری رہتی ہیں۔ کوئی چیز نہیں میں مانتا ہوں۔ کہ دوسروں کے دس فیصدی لوگ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور ہمارے پچانوے فیصدی۔ لیکن اگر ہمارے پانچ آدمی بھی نماز میں سُست ہیں۔ تو یہ ہمارے لئے

موت کا دن

ہے۔ بلکہ اگر ایک بھی ہم میں سے باجماعت نماز ادا نہیں کرتا۔ تو ہمارے لئے موت کا دن ہونا چاہیئے۔ جو شخص باجماعت نماز ادا نہیں کرتا۔ وہ دو صورتوں سے خالی نہیں۔ یا تو وہ منافق ہے۔ اور ہمارے پیچھے نماز کو جائز نہیں سمجھتا۔ یا پھر پڑھتا ہی نہیں۔ اگر منافق نہیں۔ اور گھر پر ہی نماز پڑھتا ہے۔ تو بھی وہ سُست ہے ؛

شریعت کا حکم

یہی ہے۔ کہ نماز باجماعت ادا کی جائے۔ یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ اور اس بارے میں ایک شخص کی کوتاہی بھی بڑی خطرناک ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں۔ ایک سے زیادہ ایسے لوگ ہیں۔ جو باجماعت نماز ادا نہیں کرتے۔ لیکن اس کی

بہت ساری ذمہ واری

پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں پر بھی ہے اگر وہ قواعد کی پابندی کراتے۔ تو یہ حالت نہ ہوتی۔ مگر ان میں سے کسی ایک نے بھی کوئی رپورٹ نہیں کی۔ شروع شروع میں محلہ دارالرحمت نے کچھ انتظام کیا تھا۔ مگر عرصہ قریب میں ایک محلہ والوں نے بھی کوئی کام نہیں کیا۔ وہ لوگ جو ایسے سہاروں کے محتاج ہوں۔ وہ

ریت کا تودہ

ہیں۔ قلعہ کی دیوار نہیں کہلا سکتے۔ سہارے کی ضرورت صرف ٹوٹی ہوئی دیوار کو ہی ہوتی ہے۔ پس جو سہارے کے محتاج ہیں۔ وہ یا تو ٹوٹی ہوئی دیوار ہیں۔ یا تودۂ ریت۔ اپنے اندر تقوےٰ ایسا تقویٰ پیدا کرو جس سے

خدا کا جوڑ

تمہارے ساتھ ہو جائے۔ تقوےٰ ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے خدا اور بندہ آپس میں پیوست جاتے ہیں۔ اور ایک کو اگر حرکت ہو۔ تو دوسرے کو آپ ہی آپ ہو جاتی ہے۔ حکومت انگریزی کا جنگ کے وقت سپاہیوں کے لئے قانون ہے غالباً دوسری حکومتوں کا بھی یہی ہوگا۔ کہ رات کو بعض سپاہی اپنے جسم کے ساتھ باندھ کر سوئے بالخصوص ان افواج کے لئے جو سرحد میں مقیم ہوں اس قانون کی پابندی سختی سے کیجاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ پٹھان لوگ رائفل اٹھا لے جانیکے بڑے شائق ہوتے ہیں اس لئے یہ حکم دیا گیا ہے کہ بندوق کو ساتھ باندھ کر سو جو بندوق کو اٹھائیگا۔ ساتھ بندوق والے کو بھی اٹھائیگا۔ اور وہ جب اٹھیگا۔ تو بغیر لڑائی کے بندوق اس کے حوالہ نہیں کریگا یہی معنے تقویٰ کے ہیں۔ انسان دُنیا میں شیطانی لشکر سے گھرا ہوا

اور تقوےٰ کے ذریعہ مومن انسان کا تعلق ہو جاتا ہے۔ جسے خدا تعالےٰ باندھے رکھتا ہے۔ اسے ہلانے سے اللہ تعالےٰ ہل جاتا ہے۔ اور جو خدا تعالےٰ کو ہلائے وہ بچ کر کہاں جا سکتا ہے۔ پس نمازیں پڑھو دعائیں کرو۔ سچ بولو۔ فتنہ و فساد سے بچو۔ لوگوں کے حقوق ادا کرو۔ بڑوں کا ادب کرو۔ اور چھوٹوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔ مالی قربانیاں کرو۔ یہ اصل چیز ہے۔ جو تقوےٰ کی جان ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اور جس وقت اللہ تعالےٰ کی محبت دل میں داخل ہو۔ وہ ساری چیزوں کو بھلا دیتی ہے اور آدمی دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اس کی حالت بالکل مجذوب کی سی ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر الہام ہوا تھا۔ کہ

میں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

جسے

خدا تعالےٰ کی پیاری نگاہیں

نظر آجائیں۔ اسے غیر نظر ہی کب آسکتا ہے محبوب کی محبت ایسی زبردست چیز ہے۔ کہ سب دیگر چیزوں کو پرے ڈال دیتی ہے۔ پھر نہ کوئی مصیبت یاد رہتی ہے۔ اور نہ کوئی رنج ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک نیک عورت تھی۔ جس کا لڑکا بھی بہت نیک تھا۔ ایک دفعہ آپ اس کے گھر علاج کے لئے یا کسی اور وجہ سے گئے۔ تو دیکھا کہ ایک ہی لحاف ہے۔ اور ایک قرآن شریف ہے۔ آپ کو بہت رحم آیا۔ اور آپ نے کہا مائی آپ کو بڑی تکلیف ہوتی ہوگی۔ اگر کوئی ضرورت ہو۔ تو بتاؤ میں پوری کر دوں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ اللہ کا دیا بہت کچھ ہے۔ لحاف بھی ہے۔ اور قرآن شریف بھی ہے۔ قرآن شریف دونوں باری باری پڑھ لیتے ہیں۔ اور رات کو سوتے وقت لحاف لے لیتے ہیں۔ جب ایک پہلو سرد ہو جاتا ہے۔ تو دوسرا بدل کر اسے گرم کر لیتے ہیں۔ میں بیٹے سے کہہ دیتی ہوں۔ کہ کروٹ بدل لے۔ بڑی

آرام کی زندگی

ہے دیکھو کیا محبت ہے۔ اس نے سوال کی ضرورت ہی نہ سمجھی۔ تم میں سے کتنے ہیں جو سوال نہیں کرتے۔ پھر کتنے ہیں جو حاجتمند کی طرف سے سوال کا انتظار نہیں کرتے۔ اور خود بخود ہی اسے پورا کر دیتے ہیں۔ جس طرح

سوال کرنا مذموم فعل ہے

اسی طرح اسلام میں خود بخود حاجتمندوں کے حوائج پورے کرنے کی طرف توجہ نہ کرنا بھی مذموم ہے۔ اس لئے میں نے محلہ والوں کا یہ بھی فرض رکھا تھا۔ کہ غریبوں کی خبر گیری کریں۔ اور ان کے لئے کام بھی مہیا کریں۔ اس طرف بھی توجہ نہیں کی گئی۔ اب بھی روزانہ درخواستیں میرے پاس آتی ہیں۔ کہ اتنے لوگوں کے لئے کپڑوں کی ضرورت ہے آٹے کی ضرورت ہے۔ حالانکہ میں کہہ چکا ہوں۔ کہ ہم امداد دینے کو تیار ہیں۔ لیکن لوگوں کے لئے مستقل کام مہیا کرو۔

پس کامیابی کے لئے سب سے پہلی چیز تقوےٰ ہے۔ دنیا بے شک ہنسے گی کہ کیسا بے وقوف آدمی ہے سمجھتا ہے کہ نمازیں پڑھنے روزے رکھنے اور استغفار کرنے سے ہم جیت جائیں گے۔ مگر ہم جانتے ہیں۔ کہ اس سے زیادہ کارگر ہتھیار اور کوئی نہیں۔

دوسری چیز

کامیابی کے لئے تقوےٰ کا دوام ہے اگر تمہارے اندر تقوےٰ ہے۔ اور تمہاری اولاد کے اندر نہیں۔ تو یہ ایک ایسا درخت ہے۔ جو سوکھ جائے گا۔ اور باغ میں وہی درخت لگایا جاتا ہے۔ جس سے امید ہو کہ وہ لمبے عرصہ تک پھل دے گا۔ پس جس نخل کو تم نے سالہا سال کے مصائب اور اپنے خون سے سینچ کر پالا ہے۔ وہ اگر آپ ہی سوکھ جائے۔ تو کس قدر افسوس کی بات ہوگی۔ اس لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے کہ تم

اپنی اولادوں میں تقوےٰ پیدا کرو

اور اگر یہ سلسلہ جاری ہو جائے۔ تو تم کو کون مٹا سکتا ہے۔ تم سدا بہار درخت ہو جاؤ گے جس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔

پس میری دوسری نصیحت یہی ہے۔ کہ اگر کامیابی چاہتے ہو۔ تو اپنی اولادوں میں تقوےٰ اور اخلاص پیدا کرو۔ محبت الٰہی پیدا کرو۔ صداقت پیدا کرو۔ انہیں غفلت سستی فریب دھوکہ سے بچاؤ۔ نیکی کرنے اور نمازوں کی عادت ڈالو۔ فساد بد دیانتی اور فسق و فجور سے بچاؤ۔ ان کے اندر اعلےٰ اخلاق پیدا کرو۔ جن پر عمل دنیا کی خاطر نہ ہو۔ بلکہ خدا کے لئے ہو۔ جو شخص دنیا کے لئے با اخلاق ہے۔ وہ صرف با اخلاق ہے لیکن جو اس لئے اعلےٰ اخلاق رکھتا ہے کہ خدا تعالےٰ خوش ہو۔ وہ مذہبی آدمی ہے

تیسری چیز

یہ ہے۔ کہ قربانیاں کرو۔ تقوےٰ کے بعد اس کی بہت ضرورت ہے۔ تمہارے اندر اللہ تعالےٰ کی راہ میں قربان ہونے کی دائمی خواہش ہونی چاہیئے۔ اب سکرٹری پیچھے پیچھے پھرتے ہیں۔ کہ چندہ دو۔ بے شک ہر جماعت میں ایسے بھی دوست ہوں گے۔ جو گھر پر آکر چندہ دیتے ہوں۔ مگر بعض نادہند بھی ہیں۔ اور کئی بار مانگنے پر ادا کرتے ہیں۔ یاد رکھو روپیہ کی قربانی سب سے ادنیٰ قربانی ہے۔ اس کے بعد وہ جانی قربانیاں ہیں۔ کئی نوجوان زندگیاں وقف کرتے ہوئے ہیں تو دوسرے رو کتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ تو ہر قسم کی قربانیاں چاہتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ انگریزی حکومت میں جانی قربانیوں کا امکان نہیں۔ یہ کوئی قرآن کا حکم تو نہیں کہ تم ضرور انگریزی علاقے میں ہی بیٹھے رہو ایسے علاقوں میں بھی جا سکتے ہو۔ جہاں جان کا خطرہ ہو۔ یہاں تو گو پولیس ہماری مخالف ہو۔ مگر پھر بھی اسے دخل دینا ہی پڑتا ہے۔ لیکن کئی ایسے ممالک ہیں۔ جہاں کوئی حکومت ہے ہی نہیں۔ مثلاً آزاد سرحدی علاقہ ہے۔ چین کے بعض حصے ہیں۔ امریکہ کے بعض حصے بھی ایسے ہیں۔ خود یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ جو اتنی بڑی حکومت ہے۔ وہاں بھی گورے لوگ حبشیوں کو عمدًا مار ڈالتے ہیں۔ شکاگو میں سینکڑوں ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔ تو دنیا میں ایسے ممالک ہیں۔ جن میں اب بھی قانون کی حکومت نہیں ایسے ممالک میں

جان کی قربانی کی ضرورت

ہو سکتی ہے پس احمدیت جانی مالی اور وقتی سب قسم کی قربانیوں کا مطالبہ کرتی ہے جب تک ہم انہیں ادا نہ کریں۔ اور بغیر تحریک کے ادا نہ کریں۔ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ چاہیئے کہ ہر شخص خود اپنی ذمہ واری کو محسوس کرے

چوتھی چیز

دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کرو۔ بہت لوگ ہیں۔ جو رسمی دعائیں کرتے ہیں۔ جو ملیگا اسے کہدیں گے۔ دعا کرنا مگر دعا کو معمولی چیز نہ سمجھو۔ بلکہ یقین رکھو کہ جب ہمارے دل سے دعا نکلے گی۔ تو زمین و آسمان کو ہلا دے گی جب تک یہ یقین نہ ہو۔ دعا دعا نہیں بلکہ بکواس ہے۔ دعا محض مونہہ کے الفاظ یا دماغ کے خیالات نہیں۔ بلکہ ایسی چیز ہے۔ جس کے پیچھے یقین اور ایمان کے پہاڑ ہیں۔ بچہ ماں سے سوال کرتا ہے۔ تو اسے یقین ہوتا ہے کہ ضرور پورا کر دیگی۔ اور نہ بھی مانے گی۔ تو میں منوا کر چھوڑونگا۔ اسی طرح وہی دعا قبول ہوتی ہے۔ جس کے متعلق بندہ یقین رکھے۔ کہ یہ ضرور سنی جائے گی۔ اور میں اسے سنوا کر ہونگا جب تک یہ چار باتیں تمہارے اندر پیدا نہ ہوں کامیابی محال ہے۔ اور جب یہ پیدا ہو جائیں گی تو کوئی طاقت تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگی پس اپنے جوشوں کو دباؤ محبت سے کام لو۔ فتنہ فساد سے بچو۔ اور ایمان و صداقت کے اس راستہ پر قائم رہو۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔ اور جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ آکر زندہ کیا ہے۔ پھر دیکھو تمہاری کامیابی کے رستہ میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ اس کے بعد میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ الہامات

جو آپ کی زندگی کے آخری ماہ جولائی میں ہوئے گویا وفات سے ۹ ماہ قبل۔ پڑھ کر سناتا ہوں ان الہامات کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کوئی خاص مصائب نہیں آئے جس سے ثابت ہے۔ کہ یہ الہامات آئندہ زمانہ کے متعلق ہیں۔ ۱۲ جولائی کا الہام ہے رب اخرجنی من النار۔ اے میرے رب ایک جہنم تیار کی گئی ہے اس سے مجھے نکال الحمد للہ الذی اخرجنی من النار۔ سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں۔ جس نے مجھے اس آگ سے نکالا انی مع الرسول اقوم۔ ایک لشکر جرار مقابلے کے لئے کھڑا ہے۔ مگر میں اس رسول کے ساتھ کھڑا ہو کر لڑوں گا۔ الوم من یلوم۔ لوگ اس رسول کو گالیاں دیں گے۔ مگر میں ان پر انہیں ذلیل کروں گا۔ اور زیر ملامت لاؤں گا۔ پھر الہام ہوتا ہے۔ غلام احمد کی جے دیکھو ان الہامات میں کس طرح بتایا گیا ہے۔ کہ آپ کے متبعین کے لئے ایک جہنم تیار کی جائیگی۔ یہ جہنم چونکہ آپ کے زمانہ میں نہیں۔ اس لئے لازماً آپ کے بعد کے زمانہ کے لئے ماننی پڑے گی۔ مگر اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھیوں کو اس سے بچا لیگا۔ کثرت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی جائیں گی۔ جسکا جواب خود خدا دیگا اور اس وقت تک تباہی الٰہی ختم نہ ہوگی۔ جب تک احمدیت کی فتح نہ ہو۔ اور دنیا میں غلام احمد کی جے کے نعرے بلند نہ ہوں جے کا لفظ بتاتا ہے۔ کہ اس مخالفت میں ہندو بھی مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوں گے۔ لیکن بتا دیا ہے کہ آخر وہ جے کہنے پر مجبور ہوں گے۔ پس اللہ تعالےٰ کے کلام میں خبریں ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہیبت ناک زلزلوں کے متعلق

حضرت علیٰ جناب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

۱۰ر جون کو لوکل انجمن احمدیہ نے جو تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ اور جس میں بابو احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے زلزلہ کوئٹہ کے نہایت دردناک چشم دید حالات بیان کئے۔ اس میں بابو صاحب موصوف کے بعد جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی:-

"رفیقوں کو کہدو کہ عجائب در عجائب کام دکھانیکا وقت آگیا ہے":-

(وحی حضرت مسیح موعودؑ)

یہ فقرہ اس وحی الٰہی کا ایک حصہ ہے جو ہیبت ناک زلزلوں کے آنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۲۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو اور اس کے قریب زمانہ میں نازل ہوئی۔ یہ وحی الٰہی حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۳ پر درج ہے۔ اور ان متعدد وحیوں میں سے ایک ہے۔ جو زلزلوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوئیں۔ اور وہ یوں شروع ہوتی ہے۔ ھل اتاك حدیث الزلزلة۔ اذا زلزلت الارض زلزالها واخرجت الارض اثقالها وقال الانسان مالها۔ یومئذٍ تحدث اخبارها بان ربك اوحی لها۔ احسب الناس ان یترکوا۔ وما یاتیهم الابغتة یسئلونك احق هو۔ قل ای وربی انه لحق۔ ولا یرد عن قوم یغرعنون۔ الرحی یدور وینزل القضاء۔ لم یکن الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیهم البینة۔ (ترجمہ) کیا تجھے آنے والے زلزلہ کی خبر نہیں ملی جب زمین زلزلوں سے سخت ہلائی جائے گی۔ زمین اپنے بوجھوں کو باہر پھینک دے گی۔ اور انسان پکار اٹھے گا۔ کہ اسے کیا ہوگیا۔ اس دن زمین پتے کی باتیں بتلائے گی۔ یہ کہ سچ مچ تیرے رب نے اس کے لئے وحی کی۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کو یوں ہی چھوڑ دیا جائیگا (اور زلزلہ نہیں آئیگا) ضرور آئے گا۔ اور ایسے وقت آئے گا۔ کہ وہ غفلت میں ہونگے۔ ہر ایک اپنے کام میں مشغول ہوگا۔ کہ زلزلہ ان کو یکایک پکڑے گا۔ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا ایسے زلزلہ کا آنا سچ ہے۔ کہدے مجھے اپنے رب کی قسم زلزلہ کا آنا سچ ہے۔ اور خدا سے برگشتہ ہونے والے کسی مقام سے بچ نہیں سکتے۔ ایک چکی گردش میں آئے گی۔ اور قضا نازل ہوگی۔ جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے حق سے منکر ہوگئے۔ وہ بجز اس نشان عظیم کے باز آنے والے نہیں۔

یہ ایک حصہ ہے اس وحی الٰہی کا جو زلزلوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوئیں اس وحی میں قرآن مجید کی دو سورتوں کے الفاظ دہرائے گئے ہیں۔ ایک سورت زلزال کے اور دوسری سورۃ البینہ کے سورۃ البینہ کا مضمون یہ ہے۔ کہ اہل کتاب اور مشرک کبھی باز آنے کے نہیں، جب تک کہ ان کے پاس البینہ نہ آجائے۔ وہ ایک رسول ہے، جو صحف مطہرہ کی تلاوت کرتا ہے اہل کتاب البینہ آنے کے بعد فرقہ در فرقہ ہوگئے۔ البینہ رسول سے انکار کی کوئی وجہ نہ تھی۔ وہ تو شریعت حقہ کی پابندی کی تلقین کرتا ہے۔ یہ منکران صداقت دنیا میں بدترین مخلوق ہیں۔ ان کے مقابل بہترین گروہ وہ ہے، جو ایمان پر قائم اور اعمال صالحہ بجا لانے والا ہے اللہ ان سے راضی اور وہ خدا سے راضی۔

سورۃ البینہ کے بعد سورۃ زلزال ہے جس کے ایک حصہ کا ترجمہ اوپر کی وحی کے ضمن میں کر دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قرآن مجید کی ان دونوں وحیوں کا اعادہ صاف بتلاتا ہے۔ کہ ان میں جس عظیم الشان زلزلے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ درحقیقت ایسے زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ جس میں ایک رسول مبعوث ہوگا۔ جو وحی الٰہی سے خبر پاکر قبل از وقت لوگوں کو زلزلوں کے آنے کے متعلق آگاہ کرے گا۔ لوگ اس کا انکار کریں گے۔ مگر جب وہ زلزلے آنے شروع ہوں گے۔ تو جگہ بہ جگہ چرچا ہوگا۔ اور اس بات کا اقرار کیا جائیگا۔ بان ربك اوحی لها۔ کہ سچ مچ اللہ تعالےٰ نے زمین کو عذاب سے بچانے کی خاطر وحی کی تھی۔ اوحی الیها اور اوحی لها میں یہ فرق ہے۔ کہ پہلے جملے کے یہ معنی ہیں۔ کہ اس کو وحی کی گئی۔ اور اوحی لها کے معنی ہیں۔ کہ اس کی خاطر وحی کی گئی۔ سورۃ زلزال کی آیت یومئذٍ تحدث اخبارها بان ربك اوحی لها بتلاتی ہے۔ کہ جس دن یہ پیشگوئی وقوع پذیر ہوگی۔ اس دن یہ بات بھی خود ہویدا ہو جائے گی۔ کہ ان زلزلوں کا آنا وحی الٰہی کے مطابق ہوا۔ نیز اس آیت سے یہ بھی صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ سورۃ زلزال کی پیشگوئی کے پورا ہونے سے پہلے ایک شخص کو مبعوث کیا جائے گا۔ جس کو وحی کی جائے گی کہ وہ زلزلے جو کہ عذاب الٰہی کی صورت میں دنیا پر ظاہر ہونیوالے تھے، ان کا وقت آچکا ہے۔

اسی طرح قرآن مجید میں ایک عظیم الشان زلزلے کی خبر سورہ حج کے شروع میں بھی موجود ہے (یا ایها الناس اتقوا ربکم۔ ان زلزلة الساعة شیٔ عظیم یوم ترونها تذهل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملها وتری الناس سکاریٰ وما هم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید یعنی اے لوگو اپنے رب کو سپر بناؤ۔ یقیناً اس گھڑی کا زلزلہ بہت ہی بڑی شئی ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے۔ دودھ پلانے والیاں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی۔ اور حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے۔ تو لوگوں کو مدہوش دیکھیگا۔ وہ مدہوش نہیں ہوں گے۔ بلکہ اللہ کا عذاب ہی ایسا سخت ہوگا۔

اس کے بعد کی آیات میں ان لوگوں کا ذکر ملتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور بعث مابعد الموت کا انکار کرتے ہیں۔ گویا سورۂ حج کی پیشگوئی میں زلزلۃ الساعۃ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے لئے بطور دلیل اور شہادت کے قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی مندرجہ بالا پیشگوئی کا ہمارے اس زمانہ میں پھر اعادہ ہوتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ وحی ہوتی ہے اریك زلزلة الساعة میں تجھے اس گھڑی کا زلزلہ دکھاؤں گا۔ یریکم اللہ زلزلة الساعة لمن الملك الیوم للہ الواحد القهار۔ جیسا کہ دکھلاؤں گا تم کو اس نشان کی پنج بار (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۳) تجھے قیامت والا زلزلہ دکھائے گا۔ اس دن کہا جائیگا۔ آج کس کی بادشاہت ہے۔ خدائے واحد وقہار کی بادشاہت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اس وحی کی تشریح میں فرماتے ہیں "پہلے چار زلزلے آنے ہونگے۔ جیسے ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا یعنی کانگڑہ اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا۔"

اب جو بات قابل غور ہے۔ وہ صرف یہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زلزلوں کے آنیکی خبر دی۔ اور وہ زلزلے آنے شروع ہوگئے جس پر لوگوں نے کہہ دیا۔ کہ زلزلے آیا ہی کرتے ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ بعض زلزلوں کے آنیکی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کی ہے۔ ان کا سلسلہ پہلے اس وحی کے ساتھ جا ملتا ہے جو آج سے تیرہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اور قرآن مجید میں موجود ہے۔ اور اس کی روزانہ تلاوت کی جاتی ہے۔ نیز اس کا سلسلہ اس وحی کیساتھ بھی ملتا ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کو تقریباً دو ہزار سال پہلے ہوئی یعنی دو ہزار سال پہلے حضرت مسیح علیہ السلام اس بات کا اعلان کرتے ہیں۔ کہ میں دوبارہ آؤں گا۔ اور میرے آنیکی علامتیں کچھ آسمان پر ظاہر ہونگی۔ اور کچھ زمین پر۔ زمین پر ظاہر ہونیوالے نشانوں میں سے ایک نشان یہ ہوگا۔ کہ جگہ جگہ بھونچال آئیں گے۔ اس پیشگوئی کے چھ سو سال بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ اور آپ کو بھی زلزلوں کے آنیکے متعلق وحی ہوتی ہے اور اس میں یہ تصریح کی جاتی ہے۔ کہ ان زلزلوں کے آنے سے پہلے اللہ تعالےٰ وحی کے ذریعہ اہل زمین کو آگاہ کریگا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس وحی الٰہی کی تشریح میں ان زلزلوں کو مسیح کی بعثت ثانیہ کے ساتھ اسی طرح وابستہ کرتے ہیں۔ جس طرح سے حضرت مسیح علیہ السلام نے کیا۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں تکثر الزلازل یعنے زمانہ قرب قیامت میں جو مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے۔

کثرت سے زلزلے آئینگے۔ (کنز العمال برحاشیہ مسند احمد حنبل جلد ۶ صفحہ ۹۰)

ٹھیک اسی طرح جس طرح بتلایا گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے تیرہ سو سال بعد چودھویں صدی میں ایک شخص کا یہاں منادی کرتا ہوا سنائی دیا جاتا ہے۔ کہ میں وہی موعود ہوں۔ میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ ان بلاؤں میں تخفیف ہو جاتی۔ وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازہ پر ہیں۔ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ گویا ان میں کوئی آبادی نہ تھی۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں۔ سُنے۔ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لُوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے۔ نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا۔ وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔“

چنانچہ دُنیا نے دیکھ لیا۔ کہ اس مُرسل ربانی کی منادی کس طرح پوری ہوئی بے شک خدا غضب میں دھیما ہے۔ مگر اس ملک کی نوبت بھی جیسا کہا گیا تھا۔ قریب آگئی۔ خدا تعالےٰ کی غضبناک تجلیات کا ظہور گذشتہ سال ماہ جنوری میں بہار میں ظاہر ہوا۔ اور اس سال علاقہ کوئٹہ میں۔ اور یہ ابھی ابتداء ہے۔ تین ہیبت ناک جھٹکے اور باقی ہیں۔ پس جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ زلزلوں کا آنا اتفاقات اور محض طبعی اسباب پر موقوف ہے۔ وہ وحیٔ الٰہی کے اس لمبے سلسلہ پر غور کریں۔ جس کے حلقے تین مختلف زمانوں میں منقسم ہو کر پھر آپس میں پیوستہ ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ میں دوبارہ آؤنگا۔ اور میرے آنے کی علامت یہ ہے۔ کہ جگہ جگہ بھونچال آئیں گے۔ قرآن مجید کی وحی اس کی تصدیق کرتی ہے۔ اور آنے والا موعود اپنے وقت پر آکر وحیٔ الٰہی سے خبر پاکر اس کی منادی کرتا ہے۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ کوئٹہ کا قیامت خیز زلزلہ پنجاب اور ہندوستان اور ہندوستان کے باہر کے ممالک میں تحدث اخبارھا کے معنوں کے عین مطابق اپنی خبریں بنی نوع انسان کی زبانوں سے جگہ بہ جگہ دہرا رہا ہے۔ کیا زمین کا یہ اعلان اپنے اندر یہ یقینی شہادت نہیں رکھتا۔ بان ربک اوحیٰ لھا۔ کہ سچ مچ تیرے رب نے ہی زمین کے بجانے کی خاطر وحی کی تھی۔ کہ خدا کی قہری تجلی اہل زمین کو عنقریب ہلانے والی ہے۔ اور کیا لوگ اتنی جلدی ہی وحی الٰہی کے یہ الفاظ بھول گئے ہیں۔ ”دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔“

اے زمین کے باشندو! تمہیں خدا کا مسیح مخاطب کر کے کہتا ہے۔ توبہ کرنیوالے امان پائیں گے ”اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔ اور اے مسیح موعود کے رفیقو! خدا تعالےٰ تمہیں یہ کہتا ہے۔ کہ عجائب در عجائب کام دکھانے کا وقت آگیا ہے۔“ پس اٹھو۔ دُنیا کی نجات کے لئے منادی کرو۔ منادی کرو۔ جیسا کہ منادی کرنے کا حق ہے۔

درخواستِ دعا

خاکسار پانچ چھ ماہ سے بیمار ہے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بیماری دورہ کرتی ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے مخلصین سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کے امراض جسمانی اور رُوحانی دور فرمائے۔

احقر خاکسار صوفی فضل الٰہی۔ بمبئی وال حال مانسہرہ

شمّۂ از سرگذشتِ احرار

(۴)

(از جناب میاں محمد احمد صاحب مظہر بی۔ اے آنرز ایل ایل بی۔ کپورتھلہ)

بہ نیر دستے بخشندہ جانم ہے | بر آنست طبعِ روانم ہے
کہ باغِ سخن را نشانم ہے | گلے دیگرے بشگفانم ہے

بر و بار را بہرِ گلشن کنم
خس و خار را نذرِ گلخن کنم

بہ پنجاہ سالیکہ بودیم ما | بسے گرم و سرد آزمودیم ما
ستم کش ترقی نمودیم ما | زماں تا زماں بر فزودیم ما

بشاخے زند باغبانے تبر
ہماں شاخ میوہ دہد بیشتر

سفر ہائے ما راہِ پُرخار بود | کہ ہر کس عدو ہمچو احرار بود
ہمہ زندگی نذرِ پیکار بود | شب و روز ما را ہمیں کار بود

جہانے بما بر زند فوج فوج
نہنگاں ندارند پروائے موج

بر محمود چوں پاک رائی دہند | سر و برگِ کشور کشائی دہند
ہمہ فتنہ ہا را رہائی دہند | ہنرہائے او را روائی دہند

سر و سرورے ہمچو محمود نیست
بگیتی چو او نیز محسود نیست

ز آئینِ شرعِ مبیں نگذریم | اولی الامر را نیز فرماں بریم
بجز راہِ امن و اماں نسپریم | وفادارِ سلطانِ ہر کشوریم

تو گوئی خلیفہ حکومت گر است
بلے ہست لیکن بدلہا بر است

بہ بیعت چنیں رفت پیمانِ ما | پذیرفت حکمش دل و جانِ ما
رضا جوئیش باغِ رضوانِ ما | فدا آمدن عیدِ قربانِ ما

غلامِ غلامانِ احمد شُدیم
فنا تا بعشقِ محمد شُدیم

چپ و راستش نیز ہم پیش و پس | فشانیم جانہا رود تا نفس
نگنجد کہ بر وے رسد دستِ کس | الجُوں اندروں تا نہ راند فرس

امامے چناں کامگارے چناں
جماعت بہ او جاں نثارے چناں

دہلی میں ایک طبی درسگاہ کا افتتاح

ملک کے طول و عرض میں یہ خبر طمانیت اور مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی۔ کہ ہندوستان کے دار السلطنت دہلی میں مسیح الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کے معتمد رفقائے کار نے ایک طبی درسگاہ موسومہ جامعہ طبیہ کے قیام و اجراء کے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اور اگست ۱۹۳۵ء سے یہ جامعہ طبیہ اپنا باقاعدہ کام شروع کر دیگا۔ جامعہ طبیہ کے اراکین خصوصی حکیم محمد الیاس خانصاحب ”صدر جامعہ طبیہ“ اور حکیم فضل الرحمٰن خانصاحب ”رئیس الجامعہ“ اور حکیم محمد کبیر الدین صاحب ”شیخ الجامعہ“ ہیں۔ طبی دنیا ان اصحاب کے کارناموں سے اسقدر روشناس ہے۔ کہ اس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ مسیح الملک کی زندگی کے آخری سانس تک انکے ساتھ اصلاحِ نصاب اور طبی تجربات کی ریسرچ کا کام کرتے رہے……

مسئلہ کفر و اسلام پر حضرت امیر المومنین کا خطبہ اور امیر غیر مبائعین کے نامعقول اعتراضات

۲

گذشتہ نمبر میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کی اس نکتہ چینی کی بعض باتوں کا جواب دیا جا چکا ہے۔ جو مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کی کفر کی تعریف پر کی۔ اب ان کے مضمون کے باقی حصہ کی طرف توجہ کی جاتی ہے:-

مولوی صاحب نے تعریف کفر پر نکتہ چینی کرتے ہوئے اپنے خطبہ جمعہ مطبوعہ پیغام ۱۵۔ مئی میں کہا ہے۔ کہ "یہ تعریف پھر ویسی ہی بھول بھلیاں ہے۔" "اسلام کے ایک حد تک پائے جانے کے بعد انسان مسلمان کے نام سے پکارا جا سکتا ہے۔" تو اس کا مطلب صاف تھا۔ کہ اس حد تک اسلام نہ پایا جائے۔ تو چاہیئے تھا کہ پھر ایسا شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہ ہوتا مگر نہیں منطق کی گردن پر چھری پھیر کر فرماتے ہیں لیکن جب وہ اس مقام سے بھی نیچے گر جاتا ہے۔ تو گو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے۔ مگر اسے کامل مسلم سمجھا نہیں جا سکتا۔ اسلام کے ایک حد تک پائے جانے پر مسلمان کہلا سکتا ہے۔ اس حد تک نیچے گر کر بھی مسلمان کہلا سکتا۔ پھر وہ حد کیا ہوئی"؟

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ جب انسان غور و فکر کی گردن پر چھری پھیر دے۔ تو پھر اسے ہر صاف بات بھول بھلیاں ہی نظر آیا کرتی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی کا خطبہ بالکل صاف ہے۔ کہ اسلام کے ایک حد تک پائے جانے کے بعد انسان مسلمان کہلا سکتا ہے۔ مولوی صاحب کو اس امر پر تو کوئی اعتراض نہیں۔ ہاں انہیں اس بات پر اعتراض ہے۔ کہ اس حد سے نیچے گر جانے کے بعد وہ مسلمان کیسے کہلا سکتا ہے اس کے جواب کے لئے میں مولوی صاحب کو ایک بار پھر ان کے قول مندرجہ ردّ تکفیر اہل قبلہ کے صفحہ ۳۹ کی طرف توجہ دلاتا ہوں جہاں انہوں نے لکھا ہے:-

"ایسا شخص جو آپ (حضرت مرزا صاحب) کو کافر یا کاذب یا دجال کہتا ہے۔ وہ تو ضرور فتوائے حدیث کے ماتحت کفر کے نیچے آتا ہے لیکن ایسا کہنے والوں یا سمجھنے والوں کے علاوہ جو لوگ ایسے ہیں۔ کہ انہوں نے حضور کا دعوٰی قبول نہیں کیا۔ یا ابھی بیعت نہیں کی۔ وہ محض انکار دعوٰی سے کافر نہیں ہو جاتے"۔

پھر مولوی صاحب مجدد دین کے ایسے منکرین کے متعلق جو انہیں کافر یا جھوٹا۔ یا دجال نہ کہیں گو انہیں قبول بھی نہ کریں۔ یہ فتوٰے صادر کرتے ہیں۔ کہ

"مجددوں کا ماننا ضروری ہے۔ اور ان کے انکار سے انسان فاسق ہو جاتا ہے"۔

(النبوت فی الاسلام ایڈیشن اول صفحہ ۱۸۵)

یہ امر بھی خود مولوی صاحب کی تحریروں سے ظاہر ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد مانتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں: "لاہوری فریق آپ کو صرف مجدد مانتا ہے"۔ (رسالہ مسیح موعود و ختم نبوت صفحہ ۱)

ان سب باتوں کے باوجود مولوی صاحب اور ان کے ہم نوا ہمیشہ یہ ڈھنڈورا بھی پیٹتے رہتے ہیں۔ کہ وہ ہر کلمہ گو کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ مولوی صاحب کی اوپر کی تحریروں میں صاف طور پر کفر و اسلام کی ایک حد بیان کر دی گئی ہے مولوی صاحب کے نزدیک جو شخص حضرت مرزا صاحب کو جو ان کے نزدیک صرف مجدد ہیں۔ کافر یا کاذب یا دجال کہنے والا۔ یا ایسا سمجھنے والا ہے۔ فتوٰی حدیث کے ماتحت کافر ہے۔ ہاں محض آپ کے دعوے کا انکار کرنے والا کافر نہیں۔ بلکہ فاسق ہے اب صاف طور پر معلوم ہو گیا۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک حضرت مرزا صاحب کو کافر یا کاذب یا دجال کہنے یا سمجھنے والا ایکا کافر ہے۔ اور کافر بھی فاسق نہیں۔ ہاں محض انکار کرنے والا فاسق ہے اب مولوی صاحب کو اپنی بیان کردہ حد کے رو سے یہ حق تو پہنچتا ہے۔ کہ وہ ان تمام کلمہ گوؤں کو جو حضرت مرزا صاحب کو مجدد نہیں مانتے۔ فاسق کہتے ہوئے مسلمان بھی سمجھیں۔ کیونکہ فاسق ایک مسلمان کو بھی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن عجیب بات یہ ہے مولوی صاحب ان لوگوں کو بھی جنہیں وہ فاسق نہیں بلکہ حضرت مرزا صاحب کو کافر یا کاذب یا دجال کہنے یا سمجھنے کی وجہ سے کافر سمجھتے ہیں۔ کلمہ گو ہونے کے لحاظ سے پھر انہیں مسلمان ہی کہتے ہیں۔ کیا یہ منطق کی گردن پر چھری پھیرنا نہیں۔ کہ ایسا شخص ان کے نزدیک واقعی کافر بھی ہے۔ اور پھر وہ اسے مسلمان بھی کہتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا حضرت مسیح موعودؑ پر حملہ

پھر جو حملہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی پر کیا ہے۔ اس کی زد میں نہ صرف خود مولوی صاحب آتے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی برابر کے حصہ دار ہیں جب انسان کے دل میں کسی کے متعلق عداوت پیدا ہو جائے۔ تو اس کی عقل اس کے مقابل اس طرح بیکار ہو جاتی ہے۔ کہ وہ خود اپنے ہی پاؤں پر اندھا دھند کلہاڑا مارنا شروع کر دیتا ہے۔ یہی حالت مولوی صاحب کی ہے۔ کیونکہ ردّ تکفیر اہل قبلہ میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مذہب بیان کر چکے ہیں۔ کہ آپ کو کافر یا کاذب کہنے والے یا سمجھنے والے کافر ہیں۔ لیکن پھر ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ ایسے کافر بھی مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ مولوی صاحب غور کریں۔ کہ جو اعتراض انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی پر کیا۔ اس کی زد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی برابر کے حصہ دار ہیں۔ یا نہیں۔

مولوی صاحب کی سطحی نظر

مولوی صاحب نے یہ دریافت کیا ہے کہ کیا سارے قادیانی کامل مسلمان ہیں۔ اگر نہیں تو بعض قادیانی بھی کافر ہوئے۔ اور پھر ہندو عیسائی اور یہودی بھی اسی اصطلاح میں کافر ہیں۔ یعنی وہ کامل مسلمان نہیں:-

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ ہندو عیسائی۔ اور یہودی تو خود غیر مسلم ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں۔ کیا مولوی صاحب نے اس خطبہ میں یہ الفاظ نہیں پڑھے۔ کہ "مذہب مونہہ کے دعوٰی پر مبنی ہوتا ہے"۔ پس جبکہ یہودی اور عیسائی اور ہندو خود مونہہ سے مسلمان ہونے کا دعوٰی نہیں کرتے۔ بلکہ وہ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرے سے منکر ہیں۔ تو مسلم کیسے قرار پا سکتے ہیں۔ میں اپنے سابقہ مضمون میں یہ ثابت کر آیا ہوں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی نے اسلام کے اصول میں سے کسی اصل کے انکار کو کفر قرار دیا ہے۔ پھر اس تعریف کی موجودگی میں جو بالکل سرے سے اسلام کے اصول کا منکر ہو اسے کیسے مسلمان قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور پھر ایسی صورت میں جبکہ وہ خود مسلم ہونے کا دعویدار نہ ہو اب رہا یہ امر کہ سارے قادیانی کامل مسلمان نہیں۔ ان میں سے بعض غیر کامل مسلمان بھی ہونگے۔ پھر وہ بھی کافر ہوئے۔ یہ نتیجہ بھی مولوی صاحب کی دانشمندی کا ثبوت نہیں کیونکہ جو حد کفر و اسلام کی مولوی صاحب نے خود بیان کی ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے با دنٰے تغیر الفاظ ان کے ہم خیالوں کے متعلق بھی یہ پوچھا جا سکتا ہے۔ کہ جب ان کے نزدیک حضرت مرزا صاحب کو کافر یا کاذب کہنے والا بھی کافر ہو کر ان معنوں میں مسلمان کہلا سکتا ہے کہ وہ کامل مسلم نہیں۔ تو پھر کیا غیر مبائعین میں سارے کے سارے کامل مسلمان ہیں۔ اور کیا ہم مولوی صاحب کے الفاظ میں ہی یہ نہیں پوچھ سکتے کہ کیا سارے کے سارے غیر مبائعین کامل مسلمان ہیں۔ اگر نہیں۔ تو بعض غیر مبائعین بھی کافر ہوئے۔ مگر جس طرح یہ سوال بے ہودہ ہوگا۔ اسی طرح مولوی صاحب کا سوال بے ہودہ ہے:-

مولوی صاحب کی بلاوجہ حیرت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی نے اپنے خطبہ میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہم تو سمجھتے ہیں۔ کہ جو کسی کو بلاوجہ کافر کہتا ہے۔ وہ اس کی دل آزاری کرتا ہے اور لڑائی مول لیتا ہے۔ اس پر مولوی صاحب حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

حیرت ہے۔ آج خلیفہ صاحب یہ بات کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ کچھ سال پہلے کہہ چکے ہیں۔ کہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں مولوی صاحب کی یہ حیرت خود ہمارے لئے تعجب و حیرانی کا موجب ہے۔ کیونکہ بلاوجہ کسی کو کافر کہنا اور کسی کو عقیدۃً کافر سمجھنا ایک سی بات نہیں۔ یہ طریق پہلے طریق کے خلاف ہے۔ مولوی محمد علی صاحب خود ہندوؤں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ مگر کیا وہ انہیں بلاوجہ کافر کہتے پھرتے ہیں۔ جب مولوی صاحب کا اپنا طریق عمل بھی وہی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی نے بیان فرمایا ہے۔ تو پھر اس پر حیرانی کا اظہار درحقیقت اپنے طریق عمل پر حیرانی کا اظہار ہے:-

مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اس قول پر بھی تنقید کی ہے۔ کہ ہم دوسروں کو کافر

مبارکبادی قراردادیں

(۱)

انجمن احمدیہ دہلی نے اپنے ایک خاص اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس کئے۔

۱- ہم ممبران انجمن احمدیہ دہلی۔ آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل گورنر جنرل۔ آنریبل نواب چودھری محمد دین صاحب ریوینیو منسٹر ریاست جیپور خان بہادر چودھری نعمت خان صاحب سشن جج فیروزپور۔ اور خان صاحب ملک مولابخش صاحب آنریری مجسٹریٹ گجرات کو اعلیٰ خطابات پانے پر تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از پیش دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔

خاکسار:۔ عبدالحمید سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

(۲)

۱۲ جون کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی کے ایک غیر معمولی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی ملک معظم کے یوم ولادت و سلور جوبلی کی تقریب پر نازش قوم آنریبل خان بہادر چودھری محمد دین صاحب ریونیو منسٹر جے پور سٹیٹ و ممبر کونسل آف سٹیٹ کو "نواب" فخر ملت آنریبل چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ممبر ایگزیکٹو کونسل گورنر جنرل آف انڈیا کو "سر" نیز خان صاحب چودھری نعمت خان صاحب سشن جج فیروزپور کو "خان بہادر" کا خطاب ملنے پر قلبی مسرت کا اظہار کرتی اور ان کی خدمت میں ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہوئے دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو بیش از بیش دینی و دنیاوی ترقیات اور سلسلہ کی بے لوث خدمات کی توفیق عنایت فرمائے۔ خاکسار:۔ سید عبدالقادر احمدی نور محلی۔ جالندھر چھاؤنی

(۳)

انجمن احمدیہ حافظ آباد کا اجلاس زیر صدارت چودھری محمد حیات خان صاحب میونسپل کمشنر منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

جماعت احمدیہ حافظ آباد کا یہ خاص جلسہ آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو "سر" کا خطاب اور خان بہادر چوہدری محمد دین صاحب کو نواب۔ اور خانصاحب چوہدری نعمت خان صاحب کو خان بہادر کا خطاب سے پردلی مسرت و شادمانی کا اظہار کرتا ہے اور ان سب بزرگوں کے خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتا اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ جلشانہ ان کو بیش از بیش دینی و دنیاوی ترقیات کی توفیق عطا فرمائے۔ خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب کی نسبت ضلع گوجرانوالہ میں یہ علم احساس ہے۔ کہ ان کے تبادلہ سے ضلع گوجرانوالہ ایک بہت بڑی نعمت سے محروم ہو گیا ہے۔ اور یہ نعمت ضلع فیروزپور کے حصہ میں آ گئی۔

قاضی ضیاء الدین سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ حافظ آباد۔

(۴)

۱۴ جون ۱۹۳۵ء بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ سہارنپور کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب مولوی علاؤالدین خان صاحب منعقد ہوا۔ اور ذیل کی قراردادیں پاس کی گئیں۔

۱- جماعت احمدیہ سہارنپور کا یہ اجلاس جناب قاضی محمد یوسف صاحب کی خدمت میں انتہائی مسرت کے ساتھ مبارکباد عرض کرتا ہے۔ کہ قاضی صاحب موصوف کو خدا نے اپنے فضل سے بچا لیا۔ یہ اجلاس حملہ آور کی اس مکروہ اور کمینہ حرکت کو نہایت ہی نفرت سے دیکھتا ہے۔ اور خصوصیت سے تمام احراریوں کی انتہائی دروغگوئی اور مفسدانہ پروپیگنڈا کو جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور احمدیت کے خلاف کرتے رہتے ہیں۔ اور اسلام کو بدنام کرنے میں جس طرح یہ سرگرمیاں دکھا رہے ہیں سخت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ نیز

۲- جماعت احمدیہ سہارنپور تمام ذمہ دار حکام کو متوجہ کرتی ہے۔ کہ اب بھی وقت ہے۔ کہ وہ ان مفسدہ پردازوں کا قلع قمع کرے۔ (۳) جماعت احمدیہ سہارنپور کا یہ اجلاس آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کو نائٹ ہڈ۔ خان بہادر چودھری محمد دین صاحب کو نواب خان صاحب چوہدری نعمت خانصاحب کو خان بہادر اور ملک مولابخش صاحب گجراتی کو خانصاحب کے خطابات ملنے پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوا۔ دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام وجودوں کو ملک و قوم کے لئے مفید اور بابرکت بنائے۔ آمین۔ شیخ ضیاء الحق احمدی سہارنپور۔

جماعت احمدیہ پشاور کی قراردادیں

۹ جون ۱۹۳۵ء کو مسجد احمدیہ پشاور میں جماعت احمدیہ پشاور کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

۱- آج بازار قصہ خوانی میں مجلس احرار پشاور کے ایک والنٹیر عبدالعزیز نامی نے ہماری جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے محترم امیر جناب قاضی محمد یوسف صاحب پر پستول سے جو حملہ کیا۔ مگر پستول میں گولی کے رک جانے سے خدا تعالیٰ نے انہیں بال بال بچا لیا۔ اور حملہ آور کو موقعہ پر معہ پستول پکڑ کے پولیس کے حوالے کیا گیا۔ جہاں تلاشی پر پولیس نے اسی بور کے درجن کے قریب کارتوس اس کی جیب سے برآمد کئے۔ جماعت احمدیہ احرار کے اس ناپاک اور بزدلانہ فعل کو خوف اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور گورنمنٹ سرحد سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس حملہ کی تہ میں جو منظم سازش ہے اس کا پتہ لگائے۔ اور شر کا سازش کو پابند قانون کرے۔ ورنہ احرار کو روز افزوں شر انگیزی و فتنہ پردازی کا موقع ملتا رہے گا۔

۲- سابقہ تجربہ نے بتایا ہے کہ احرار پشاور مذہبی مجالس اور مواعظ کے نام سے مساجد میں جماعت احمدیہ کے ممبران کے خلاف جھوٹے اور خلاف واقعہ واقعات بیان کر کے احمدیوں کے خلاف نفرت اور اشتعال پھیلاتے ہیں۔ نیز اخبارات صوبہ سرحد و اخبار احسان و زمیندار لاہور میں جن کی اشاعت سرحد میں کثرت سے ہے۔ اشتعال انگیز پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس طرف توجہ کرے۔

۳- جماعت احمدیہ پشاور کے ممبر ہمیشہ سے مسجد کوچہ گل بادشاہ کے چاہ سے ایام گرما میں پانی لیتے رہے ہیں۔ ایک دفعہ سادات کوچہ گلبادشاہ و امام مسجد کا خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب سب رجسٹرار سے جون ۱۹۱۶ء میں اسی بارہ میں تنازعہ ہوا تھا جس کا ڈپٹی کمشنر صاحب نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ احمدیوں کو پانی کے استعمال کا حق حاصل ہے چنانچہ احمدی آج تک باقاعدہ پانی استعمال کرتے رہے۔ مگر جب سے سید حسن جان آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں۔ جن کا لڑکا الطاف حسین احرار کا سیکرٹری ہے۔ مسجد سے پانی لینے میں مانع ہوتے ہیں۔ ہم افسران ضلع سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ بسبب باشندگان محلہ ہمارا حق ہے۔ کہ چاہ سے پانی لیں۔ حسن جان صاحب اور ان کے بیٹے کو فہمائش کی جائے۔ کہ وہ شر انگیزی سے باز آئیں۔ ورنہ اگر کوئی فساد ہوا۔ تو اس کی ذمہ داری ان ہی پر عائد ہوگی۔

۴- جماعت احمدیہ پشاور کا یہ جلسہ آنریبل چودھری ظفر اللہ خان صاحب کو سر کا خطاب ملنے اور خان بہادر چودھری محمد دین صاحب کو نواب کا خطاب ملنے اور چوہدری نعمت خان صاحب کو خان بہادر کا خطاب ملنے پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور مبارکباد پیش کرتا ہے۔

۵- قرار پایا۔ کہ ان قراردادوں کی نقول بخدمت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور پنجاب اور سرحد کے حکام بالا اور پریس کو بھیجی جائیں۔ عبدالکریم سکرٹری

چار نئی قابل مطالعہ کتابیں

(۱) احمدیت یعنی حقیقی اسلام (اردو)

یہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ معرکۃ الآراء اور حقائق سے لبریز تصنیف ہے۔ جو حضور نے کانفرنس مذاہب ویمبلے (لنڈن) کے موقعہ پر لکھی۔ اور اس کا خلاصہ وہاں سنایا گیا۔ جسے ہر فرقہ اور مذہب کے علماء نے پسند کیا۔ اور دل کھول کر اس کی تعریف کی۔

یہ انمول اور گراں بہا تصنیف عرصہ سے ختم تھی۔ جسے اب بصرف زر کثیر دوبارہ چھپوایا گیا ہے باوجود لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ اعلیٰ ہونے کے قیمت پہلے سے بھی نصف کر دی گئی ہے۔ یعنی پہلے اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ تھی۔ مگر اب بارہ آنہ کر دی ہے۔ امید ہے کہ احباب کرام اس رعایت سے ضرور بالضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

(۲) ابنائے فارس انگریزی

یہ انگریزی رسالہ صوفی عبد القدیر صاحب نے مرتب کیا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اس پر نظر ثانی فرمائی ہے۔ اس میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خاندانی حالات مغل ایمپائر۔ اور برٹش حکومت سے تعلقات وغیرہ کا مفصل تذکرہ ہے۔ اور ساتھ ہی گورنمنٹ آفیسران کی ایسی چٹھیاں بھی ہیں۔ جو اس خاندان کی نیک نامی اور وفاداری کا بیّن ثبوت ہیں۔

چونکہ آج کل معاندین سلسلہ انگریز آفیسروں کو ہمارے خلاف غلط فہمیوں میں مبتلا کر رہے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس رسالہ کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں نسخے منگوا کر اپنے اپنے ہاں کے انگریز آفیسروں کو دیں اور انہیں پڑھوائیں۔ قیمت فی نسخہ ۵/ ہے۔

(۳) حدیث انگریزی

یہ مکرمی مولانا دردؔ صاحب کی محققانہ تصنیف ہے۔ جسے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا ہے۔ اس میں حدیث کا مرتبہ اس کی جمع و ترتیب۔ اس کے فوائد اور خوبیوں کو نہایت لطیف رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ ہر ایک وہ شخص جو علمی مذاق رکھتا ہے۔ اس کتاب کو منگوائے گا اور پڑھے گا۔ قیمت فی صرف ۶/

(۴) اسلام اور غلامی انگریزی

یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی نہایت لطیف اور عالمانہ تصنیف ہے۔ جس میں مسئلہ غلامی پر سیر کن بحث فرماتے ہوئے اسلام کے وہ احسان گنائے ہیں۔ جو اس نے غلاموں پر کئے۔ اور انہیں صاحب تاج و تخت بنا دیا۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ مسلم اور غیر مسلم اصحاب میں اس رسالہ کی خاطر خواہ اشاعت کریں۔ تاکہ وہ غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ جو مخالفین اسلام نے اس مسئلہ کو غلط طریق پر بیان کر کے عوام کے دلوں میں پیدا کر رکھی ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۵/

نوٹ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کتابیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔ فہرست کتب مفت ارسال کی جاتی ہے۔

ملک فضل حسین منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان پنجاب

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء سے یکم اگست ۱۹۳۵ء تک ہوگا۔ داخلہ کی درخواستیں پرنسپل طبیہ کالج علی گڑھ کے دفتر میں ۱۵ جولائی ۳۵ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اور امیدوار کو دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ مقررہ تعداد پورا ہو جانے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائیگا۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

فاسفورس کا تیل

طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا فاسفورس کا تیل تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ اور ہندوستان کے باہر بھی افغانستان اور مشرقی و جنوبی افریقہ اور مصر و سوڈان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کا درد پانچ منٹ میں دور کر دیتا ہے۔ قیمت ۲ اونس کی شیشی ایک روپیہ

شربت فاسفورس

طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا شربت فاسفورس مقوی اعصاب اور محرک قوت مخصوص ہے۔ بارہ گھنٹے میں اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ ڈہائی اونس کی شیشی کی قیمت ۹/ محصول ۸/

پتہ:۔ طبی کمپنی دہلی

ہر خاص و عام کو اطلاع

۱۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ دکھنا۔ نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا گرنا۔ رد ہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ ناخونہ خارش وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں اکسیر عثمانی بفضل خدا اکسیر ہے۔ گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲/ قیمت فی تولہ عہ بچوں کی آنکھ کے واسطے تیر بہدف ہے۔ (۲) منہ کے اندر بدبو دانتوں کے درد۔ ہلنے۔ خون۔ پیپ آنے۔ مسوڑوں کے پھولنے۔ گوشت گل جانے وغیرہ جملہ امراض دندان کے دفع کرنے میں "عثمانیہ منجن" بفضل اکسیر ہے۔ نمونہ ۲/ قیمت فی تولہ عہ پتہ دفتر دیات ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو آگرہ سے طلب کریں۔ مینیجر

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

دارالامان میں گھروں میں بجلی لگوانے کے متعلق ضروری اطلاع

دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ بجلی کے کنکشن غالباً ایک ماہ تک جاری ہو جائینگے۔ اس لئے جو احباب اس نعمت سے متمتع ہونے کا عزم رکھتے ہوں۔ ان کو چاہیے۔ کہ اس عرصہ کے اندر اندر اپنے مکانوں میں بجلی کی تاریں لگوالیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے سلسلہ کی مملوکہ عمارتوں میں ایسی تاروں کے لگانے کا انتظام مختلف ٹنڈروں پر غور کرنیکے بعد شیخ منظفر الدین صاحب مالک امپیریل الیکٹرک سٹورز پشاور کے سپرد فرمایا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس فرم کی ایک شاخ جہاں سے ہر قسم کا مطلوبہ سامان متعلقہ بجلی مہیا ہو سکیگا۔ قادیان دارالامان میں اس ماہ کی پندرہ تاریخ تک کھل جائیگی۔ اور کام باقاعدہ شروع ہو جائیگا۔ اس لئے جن دوستوں کو فرم مذکورہ کی خدمات کی ضرورت ہو۔ تو وہ خواہ پشاور یا قادیان برانچ میں استفسارات بھیجکر بعد از اطمینان اپنے گھر میں بجلی لگانے کا کام تفویض فرما سکتے ہیں۔ جو احباب فرم مذکور سے بتوسط نظارت امور عامہ اپنے مکانات میں بجلی کی تاریں لگوائینگے وہ مفصلہ ذیل رعایات سے مستفیض ہو سکینگے۔ (۱) فرم مذکور ایک سال تک اپنی کی ہوئی وائرنگ کی سروس (Service) بغیر کسی معاوضہ کے دیگی (۲) اگر کسی قسم کی کوئی چیز خلاف معاہدہ لگائی ہوئی پائی جائیگی۔ تو اس کو اصل چیز کے ساتھ بدلنے کی ہر وقت ذمہ وار ہوگی (۳) فرم مذکور کا کیا ہوا کام ان شرائط و ہدایات کے عین مطابق ہوگا۔ جو کہ نظارت امور عامہ نے نہایت ہی محنت سے مرتب کرا کر معاہدہ میں داخل کی ہیں (۴) جو اصحاب ایسے کام کے لئے آرڈر دیں گے ان کو ۲۵% تخمینہ شدہ رقم کا ہمراہ درخواست۔ ۶۵% ان کے گھر کی وائرنگ مکمل ہونے پر اور ۱۰% تین ماہ بعد از تکمیل وائرنگ ادا کرنا ہوگا۔

نظارت امور عامہ توقع رکھتی ہے۔ کہ احباب اس تسلی بخش انتظام سے جو کہ ہر ایک قسم کے دھوکے اور تکلیف سے بچنے کیلئے کیا گیا ہے پورا پورا فائدہ اٹھائینگے۔ اگر کوئی احمدی دوست جو وائرنگ کا کام بخوبی جانتے ہوں۔ اور فرم مذکور میں ملازمت کرنا چاہیں۔ تو وہ اپنی درخواست معہ سندات دفتر نظارت امور عامہ میں جلد ارسال کر دیں۔

ناظر امور عامہ

شریف استاد کی ضرورت

لائل پور میں ایک احمدی دوست کی دو بچیوں کو میٹرکولیشن کے امتحان کی تیاری کرانے کے لئے ایک شریف استاد کی ضرورت ہے۔ ٹیوشن بحساب مبلغ پندرہ روپیہ ماہوار دی جائے گی۔ خوراک اور رہائش کا انتظام بھی کیا جائے گا۔ ضرورت مند احباب درخواستیں بھیج دیں اور قادیان کے مقامی درخواست کنندہ مجھ سے مل بھی سکتے ہیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت) قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

بنارس ۱۵ جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک سناتنی مسٹر منی رام شرما کی درخواست پر آریہ کمار سبھا کے نام احکام جاری کئے ہیں۔ کہ وہ اپنے جلوس نہیں نکال سکتے۔ مسٹر منی رام نے اپنی درخواست میں لکھا تھا کہ جلوس رستہ میں ہر ایک مندر کے سامنے کھڑا ہوگا۔ اور ایسے گیت گائے جائیں گے جن سے عبادت میں خلل ہوگا۔

اجمیر ۱۵ جون۔ مسٹر اے۔ پی ڈوگرہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی (پنجاب) جو یہاں تعینات تھے۔ اور جن پر دو ماہ ہوئے قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔ رائے صاحب بنا دیئے گئے ہیں۔ اور انہیں پنجاب میں مربعے بھی دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۴ جون۔ شمالی چین کی نازک صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ۴۰۰۰ نئے جاپانی سپاہی رقبہ متنازعہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ جاپانی ٹروپس ٹرینیں دیوار چین کے اندر کی طرف جنوب کو رُخ کئے خالی کھڑی ہیں۔ تاکہ اگر ضرورت پڑے تو چار پانچ ہزار کے چلے بریگیڈ جاپانی ٹروپ چین بھیجے جا سکیں۔ سیاسی طور پر نازک صورت حالات ناکن پر مرکوز ہو رہی ہے۔ صوبہ چاہار میں جاپان کے چار جاسوسوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور حکومت جاپان نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس صوبہ کی حکومت کے صدر کو مستعفی ہو جانا چاہئے۔ اور وہاں سے چینی فوجیں ہٹا لینی چاہئیں۔

شملہ ۱۴ جون۔ کونسل آف سٹیٹ کی میعاد ۱۷ فروری ۱۹۳۶ء کو ختم ہوگی۔ اس وقت اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگا۔ اس لئے گورنر جنرل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کونسل کی میعاد میں بجٹ سشن ۱۹۳۶ء کے اختتام تک توسیع کی جائے۔ اس سشن کے اختتام پر جہاں تک جلد ممکن ہوگا۔ انتخابات کے متعلق اعلان کیا جائے گا۔

لنڈن ۱۴ جون۔ لنڈن میں منعقدہ ایک خاص تقریب پر مہاراجہ پٹیالہ کو فریڈم آف دی سٹی آف ایڈنبرا کا خطاب دیا گیا ہے۔ دیگر دو اصحاب جنہیں یہ اعزاز دیا گیا۔ مسٹر لیون وزیر اعظم آسٹریلیا اور کینیڈا کے مجوزہ گورنر لارڈ ٹویڈ میور ہیں۔

شملہ ۱۴ جون۔ آج صبح ساڑھے پانچ بجے کے قریب کوئٹہ میں زلزلہ کا ایک خفیف جھٹکا آیا۔ لیکن اس سے کوئی اتلاف جان نہ ہوا۔ اور کسی قسم کا اور نقصان عمل میں آیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ کوئٹہ میں گذشتہ کئی دنوں سے بلاناغہ ۱۲۔ اور ۵ بجے صبح کے درمیانی وقفہ میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوتے ہیں:۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) لیگ آف نیشنز کے اصول کی بناء پر لیگ آف مسلم اقوام بنانے کی غرض سے مسٹر ایس۔ اے رفیق سکرٹری مسلم سوسائٹی برطانیہ مسلم ممالک کے دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں۔ ٹرکی کے مصطفےٰ کمال پاشا۔ مصری لیڈر نحاس پاشا سابق شاہ امان اللہ اور مسلم دُنیا کے کئی دیگر سرکردہ اصحاب نے مسٹر رفیق کی اس تجویز پر غور و خوض کرنا منظور کر لیا ہے۔

کراچی ۱۵ جون۔ قلات کے فنانس منسٹر اور لکھپتی خان بہادر گل محمد صاحب جو زلزلہ کی زد میں آ گئے ہیں۔ پرانے کپڑوں میں جیکب آباد ریلوے سٹیشن پر دیکھے گئے کراچی کے ایک مسلمان لیڈر کا بیان ہے۔ کہ خان بہادر گل محمد کوئٹہ میں تھے۔ کہ ان کا تمام خاندان اور نوکر زلزلہ سے تباہ ہو گئے جیکب آباد ریلوے سٹیشن پر مسلمان والنٹیروں کا ایک جتھا پناہ گزینوں کو شربت اور چنے تقسیم کر رہا تھا۔ کہ خان بہادر گل محمد نے بھی جو ایک دو دن سے بھوکے تھے۔ اپنا ہاتھ پھیلا یا اور چنے لینے کے بعد آپ زار زار رونے لگ گئے۔

میانوالی ۱۴ جون۔ مسٹر سکھ دیو راج بی۔ اے جو دوسرے مقدمہ سازش لاہور کے سلسلہ میں اسیر تھے۔ میانوالی جیل سے سزائے قید پوری ہونے پر رہا کر دیئے گئے ہیں۔ رہائی کے بعد سی۔ آئی ڈی کے چند آدمی آپ کے ہمراہ تھے۔

بمبئی ۱۵ جون۔ آج شام ساڑھے

چھتیس لاکھ روپیہ کا سونا ممالک غیر کو بھیجا گیا۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے۔ سوا دو ارب روپیہ کا سونا ہندوستان سے باہر جا چکا ہے۔

میسور ۱۵ جون۔ مہاراجہ میسور نے کوئٹہ ریلیف فنڈ میں دس ہزار روپیہ دیا ہے

ناگپور ۱۴ جون بابو راجندر پرشاد نے سی پی کا باقی دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ کل آپ کراچی روانہ ہو جائیں گے تاکہ وہاں پہنچکر زلزلہ زدگان کی امداد کا کام شروع کریں۔

الہ آباد ۱۵ جون۔ ہری جن ادھار کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ کچھ اعلےٰ پولیس افسر اس بات پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ کہ ہریجنوں کو پولیس میں بھرتی کیا جائے۔

شملہ ۱۴ جون۔ چھورا میں گورنمنٹ سکول کو آگ لگانے کی پاداش میں آفریدیوں سے گورنمنٹ نے پانچ ہزار روپیہ جرمانہ وصول کیا ہے۔ اس سکول کو بنے ہوئے

جماعت احمدیہ کی عیدگاہ میں بیجا مداخلت

قادیان ۱۶ جون۔ کل جبکہ عیدگاہ میں جہاں جماعت احمدیہ سلسلہ احمدیہ کی ابتداء سے عیدین کی نمازیں پڑھتی چلی آ رہی ہے۔ اور جو مال کے کاغذات میں مملوکہ مالکان درج ہے۔ صیغہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے زیر انتظام مزدور اس لئے لگائے گئے کہ اس قطعہ میں جو گڑھے ہیں انہیں پُر کر کے ہموار کر دیں۔ تو احراری بڑی تعداد میں وہاں جمع ہو گئے۔ اور انہوں نے ہمارے مزدوروں سے کدالیں اور ٹوکریاں چھین لیں۔ نیز ہمارے آدمیوں کو زدوکوب بھی کیا۔ اس کے بعد اپنی عیدگاہ میں جو قریب ہی ہے چلے گئے۔ چونکہ ہمارے آدمیوں کو حکم تھا۔ کہ قطعاً مزاحمت نہ کریں۔ اس لئے انہوں نے کوئی مقابلہ نہ کیا۔ اس کے بعد اور مزدور بھیجے گئے۔ جنہیں نئی ٹوکریاں اور کدالیں دی گئیں۔ اتنے میں پولیس بھی آ گئی۔ اور انچارج پولیس بھی پہنچ گئے مزدوروں نے ابھی مٹی کی ایک دو ٹوکریاں ہی ڈالی تھیں۔ کہ احراریوں نے ان کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ ادھر انچارج پولیس مع پولیس بڑھے۔ اور منشی محمد الدین صاحب کو جو کام کے انچارج تھے۔ نہایت گندی اور فحش گالیاں دیتے ہوئے گرفتار کر کے ہتھکڑی لگا لی۔ اس موقعہ پر انچارج پولیس نے یہاں تک کہا۔ کہ ہم گولی چلا دیں گے اس کے بعد مالکان کے مختار عام مولوی خیر الدین صاحب کو جو عمر آدمی ہیں ہتھکڑی لگا لی۔ اس وقت چار نوجوان۔ شیخ عبدالرزاق صاحب مہتہ۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب مولوی فاضل بہاولپوری علی قاسم صاحب مولوی فاضل وہاں اس غرض سے بھیجے گئے تھے۔ کہ اگر کوئی حملہ کرے۔ یا اور کسی رنگ میں زیادتی کرے تو کیمرہ کے ذریعہ تصویر لے لی جائے۔ انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اور ان کے کیمرے ضبط کر لئے۔ اس طرح چھ احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ مگر احراریوں میں سے اس موقعہ پر صرف دو کو اور کسی اور جگہ سے ۲ کو گرفتار کیا گیا۔ چونکہ پولیس چوکی میں واقعہ کی رپورٹ اس وجہ سے لکھنے سے انکار کر دیا گیا۔ کہ انچارج موجود نہیں۔ اس لئے بذریعہ ڈاک پولیس چوکی اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو اطلاع دی گئی۔ دس بجے صبح کے قریب مجسٹریٹ علاقہ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ پر آ گئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقامی پولیس نے افسران بالا کو مزدوروں کے عیدگاہ میں جانے سے قبل ہی تاریں دے دی تھیں۔ کہ فساد کا سخت خطرہ ہے اور غالباً یہ بھی لکھا۔ کہ فریقین مسلح ہیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ اب یہ الزام تراشا گیا ہے۔ کہ احمدی قبروں کی بے حرمتی کرنا چاہتے تھے۔ اور قبرستان کو عیدگاہ میں شامل کرنا چاہتے تھے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی